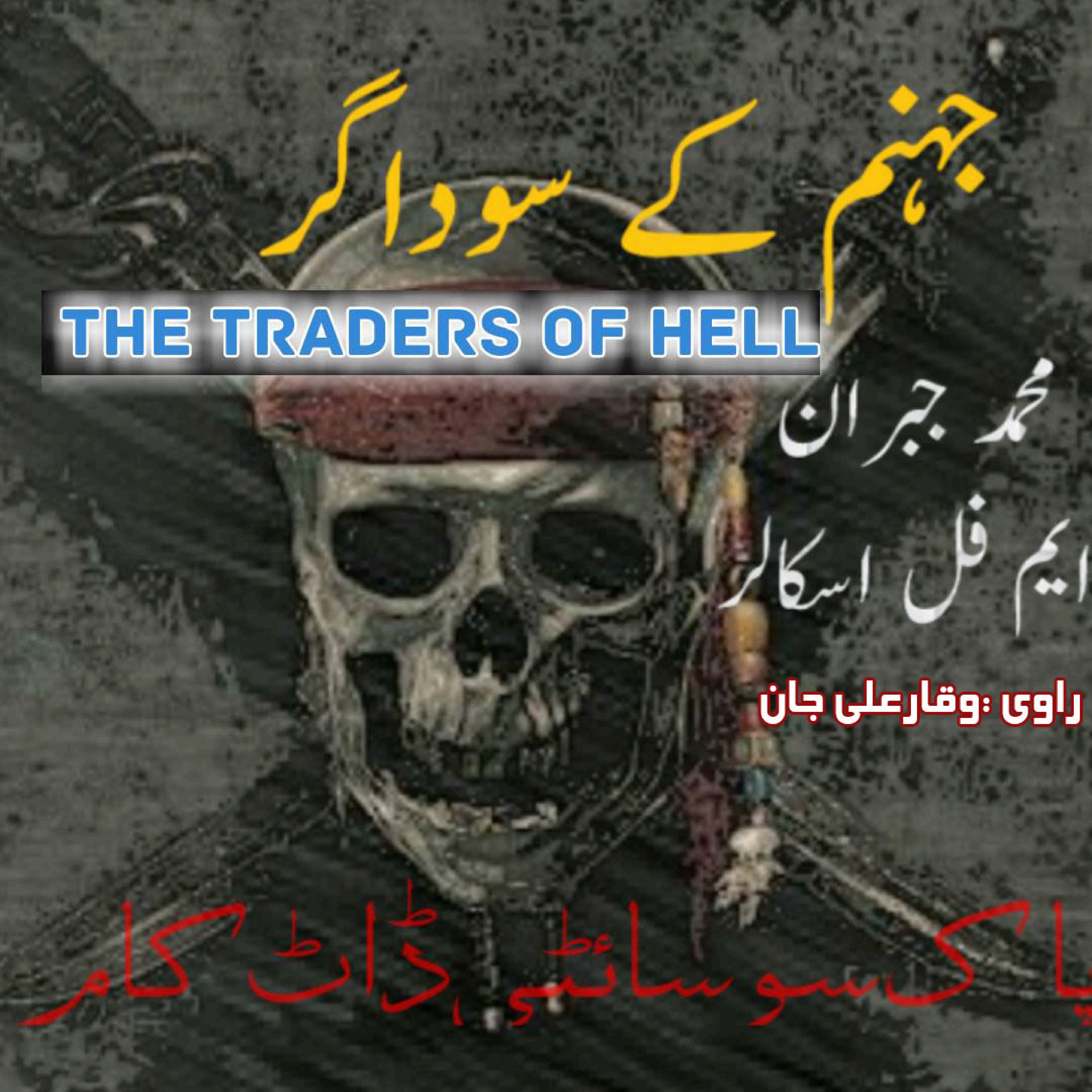
جہنم کے سوداگر
THE TRADERS OF HELL
محمد جبران
ایم فل اسکالر
راوی :وقارعلی جان
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

جہنم کے سوداگر
THE TRADERS OF HELL
محمد جبران
ایم فل اسکالر
Episode : 1
کھوپڑیوں کے مینار
راوی :وقارعلی جان
پاکسوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

جہنم کے سوداگر

راوی: وقار علی جان

محمد جبران ایم فِل اسکالر

پاک سوسائٹی کے تحت شائع ہونے والے ایکشن ناول " جہنم کے سوداگر " کے حقوق طبع و نقل بحق ویب سائٹ Paksociety.com اور مصنف (محمد جبران) محفوظ ہیں۔

کسی بھی فرد، ادارے، ڈائجسٹ، ویب سائٹ، ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاک سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔ بہ صورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

کھوپڑیوں کے مینار (پہلی قسط)

کرنل اشر بن زائن میٹنگ روم میں پہنچا تو سب لوگ اس کا استقبال کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی میٹنگ روم میں موجود تھا اور اپنے سامنے چند ضروری کاغذات کا پلندہ لئے ان کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس نے آتے ہی سب کو گہری تیز نظروں سے گھورا اور پھر وہ اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے سامنے موجود ایک فائل کھولی، اس پر چند لمحے سرسری نظر ڈالی اور پھر فائل بند کر کے بولا:

"خواتین و حضرات! جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ آج سے ٹھیک ایک ہفتے بعد گیارہ ستمبر کو منگل کے روز چار طیارے مختلف لوکیشنز سے ہائی جیک ہو کر ٹوئن ٹاورز اور پینٹا گون کی عمارت سے ٹکرائیں گے۔ اس کی خفیہ مشقیں باقاعدہ کئی ماہ سے جاری تھیں اور اس کی منصوبہ بندی بہت عرصہ قبل ہو گئی تھی۔ پچھلی صدی ہماری جنگ روس کے سوشل ازم کے ساتھ لڑتے گزری جو بالآخر سویت یونین کے ٹوٹنے پر آکر ختم ہوئی اور اب اس صدی میں اسلام کو ٹارگٹ کر کے تمام مسلمان ممالک کی دھجیاں اڑائی جائیں گی۔ کیونکہ یہودیوں نے جو صدیوں قبل پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھا تھا، اسے اب پورا کرنا کا وقت آگیا ہے اور اس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلام اور مسلمان ہیں۔ اسی لئے سب سے پہلے ان کا خاتمہ بہت ضروری ہو گیا ہے ورنہ ماسٹر پلان پر کبھی عمل نہیں ہو سکے گا۔ وہ لوگ خلافت راشدہؓ کی طرز پر آج تک کوئی حکومت نہ بنا سکے اور اب بھی اپنے لوگوں کو وہ سنہری دور یاد کر کر کے بتاتے ہیں کہ ہم کتنے عظیم تھے۔ ہماری مکہ سے لیکر فارس تک حکومت تھی مگر نادان وہ لوگ یہ نہیں بتاتے کہ اب ان کے پلے کچھ بھی نہیں رہا۔ چلو وہ تو نہ بنا سکے اب ہم انہیں بنا کر دکھائیں گے جس میں خلافت بھی ہو گی اور خلیفہ وقت بھی ہو گا۔ ہم لوگ ان کے مذہب میں شامل جہاد کو بنیاد بنا کر خود انکے ہاتھوں انہی کا قتل عام کریں گے۔ یہ لوگ بے چارے اتنے جذباتی ہیں کہ اپنے ہی لوگوں کا قتل عام کر کے خوش ہونگے اور کہیں گے کہ دیکھا ہم جہاد کر رہے ہیں۔ ان کے لیڈرز کیسے بنیں گے یہ ہم انکو بتائیں گے۔ بے چارے مسلمان پوری دنیا سے اب تک کٹے ہوئے اور یہ اب بھی ماضی میں طارق، ٹیپو اور صلاح الدین ایوبی کے دور میں

http://paksociety.com

زندہ ہیں۔ ان کا بس چلے تو یہ ابھی گھوڑوں پر بیٹھ کر کشمیر اور فلسطین فتح کر لیں۔ نادان یہ اب بھی نہیں جانتے کے دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور یہ اب بھی دو سو سال پیچھے ہیں۔ یہ اتنے فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں کہ کوئی حد نہیں، ان میں ایکا نام کی کوئی چیز نہیں اور بات امت مسلمہ کی کرتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد پوری دنیا اقوام متحدہ کے زیر اثر آ گئی، مذہب کو ہم نے ریاست سے الگ کر کے ریاستوں کی بنیاد سیکولر اور لیبریل جمہوریت پر رکھ دی۔ اب کوئی ملک مذہب کی بنیاد پر قائم نہیں رہ سکے گا بلکہ ہم نے اسی لئے مذہب کو فرد اور اسکی شخصی آزادی تک محدود کر دیا ہے۔ اب ایک آزاد ریاست میں جس کو جو دل کرے گا وہ اپنا عقیدہ رکھے گا اور اسے اپنی مذہبی عبادات کرنے کی مکمل آزادی ہو گی۔ اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے اقوام متحدہ کے بنیادی قوانین مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ عمرؓ کے دور سے لئے ہیں اور انکے ہی وضع کردا قوانین ہی دنیا بھر میں انسانی حقوق کہلاتے ہیں ، مگر ہم اسے جمہوریت کے راہنما اصول کہتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کے لیڈرز نے انہیں ہمیشہ ماضی میں زندہ رکھا اور حال سے وہ نہ آشنا ہیں، تو انکا مستقبل کیسے ہو گا آپ سب لوگ اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے منصوبہ بنالیا ہے اور آپ سب جانتے ہیں ہم تو سو سال آگے کی پلاننگ کرتے ہیں۔ لہذا اس ٹوئن ٹاورز کو بہانہ بنا کر ہم ان مسلمان ممالک پر چڑھ دوڑیں گے، تمام یہودیوں کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ اس روز کوئی بھی ان عمارتوں میں موجود نہ ہو۔ حکومت کی اجازت اور منصوبے کے عین مطابق یہ تمام کام انتہائی خوش اسلوبی سے ہو گا۔ میڈیا ہماری جیب میں ہے، جو ہم کہیں گے وہ بھی ویسی ہی زبان بولے گا۔ وہ اتنا جھوٹ بولے گا کہ پوری دنیا اسے سچ مان لے گی۔ اس کے بعد ایک نہ ختم ہونے والا خونی کھیل شروع ہو جائے گا جسکا منطقی انجام اسرائیل اور صیہونی طاقتوں کی عظیم فتح کے ساتھ ہو گا۔ آپ سب بھی دیکھیں گے اور میں بھی دیکھوں گا وہ دن دور نہیں جب یہ تمام باتیں سچ ثابت ہونگی۔۔۔۔۔ جی اگر آپ لوگوں نے کچھ پوچھنا ہو تو ضرور پوچھیں؟" کرنل اشر بن زائن نے مسلمانوں کے خلاف اپنی پوری بھڑاس نکال دی تھی اور یہ تمام اس کے حقیقی جذبات تھے وہ واقعی مسلمانوں سے شدید نفرت کرتا تھا۔ اس کا تو بس نہیں چلتا تھا کہ وہ کسی طرح تمام مسلمانوں کو کچا چبا جائے۔

میرا دل کیا کہ اٹھ کر اس کی ٹھیک ٹھاک ٹھکائی کر دوں، مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔ بہت سی باتیں انسان صرف سوچ سکتا ہے اور برداشت کر سکتا ہے اس کے علاوہ اور کچھ کرنے کے پوزیشن میں نہیں ہوتا۔ اگر اسکی گفتگو کو دوسرے پہلو سے دیکھا جائے تو اس نے مسلمانوں کی جو موجودہ حالات کی منظر کشی کی تھی وہ بالکل ٹھیک تھی۔ اس کی اس گفتگو سے مجھے کافی شرمندگی بھی ہوئی کہ

http://paksociety.com

واقعی ہم کافی سادہ لوح واقع ہوئے ہیں اور اپنے حال سے بالکل کٹے ہوئے ہیں۔ تو جو قومیں اپنے موجودہ حالات کے مطابق خود کو ڈھال نہیں سکتیں اس کا انجام تو بالکل دیوار کے اوپر واضح طور پر لکھا ہوا ہے اور پھر اس کے بعد کے حالات، مشاہدات اور تجربات وہی کچھ ظاہر کرتے ہیں جس کی منظر کشی کرنل نے کی تھی۔

"کرنل صاحب یہ جتنے بھی ہائی جیکرز ہیں جن کو ہم نے اس کام کی خصوصی ٹریننگ دی ہے اگر یہ آخری لمحے پر ڈر کر بھاگ گئے تو پھر کیا ہو گا۔؟" ای ہد شمون نے کہا۔

"نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا، یہ اپنی طرف سے جہاد کر رہے ہیں۔ ان سب لوگوں کا جہاد کے نام پر برین واش کیا گیا ہے۔ یہ کوئی انیس ہائی جیکرز ہیں جن میں سے پندرہ تو صرف سعودی عرب کے ہیں اور اس عالمی سانحہ کے بعد ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچے گا اور اگر کوئی قدرتی طور پر بچ گیا یا ان میں سے کسی نے بھی بھاگنے کی کوشش کی تو ہمارے اسپیشل کلرز انہیں کتوں کی موت مار دیں گے۔ یہ نکتہ میرے ذہن میں بھی تھا اور میں نہیں چاہتا کہ میں صدر صاحب سمیت اپنے چیف کو کسی بھی قسم کی ناکامی کی خبر دوں۔" کرنل اشر بن زائن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"سر ان حملوں کے دوران دیگر بے گناہ امریکی بھی تو مارے جائیں گے کیا آپ نے انکو بچانے کے لئے بھی کوئی اقدامات کئے ہیں؟" میں نے تھوڑا سا کھانسنے کے بعد ایک سوال کیا جس کا میں جواب پہلے سے ہی جانتا تھا۔ مگر میں اسے مزید بکواس کرنے دینا چاہتا تھا، ممکن تھا وہ اپنی گفتگو میں کوئی اور راز کی بات اگل دے۔ ویسے بھی اس تمام گفتگو کے بعد اس کی ذہنی کیفیت پر کسی کو بھی تھوڑا سا بھی شک نہیں ہونا چاہے۔ مگر اس نے جو باتیں کی تھیں وہ واقعی حقیقت پر مبنی تھیں اور انتہائی خطرناک بھی جس کا آنے والے دنوں میں مسلمانوں، عیسائیوں اور کسی حد تک یہودیوں پر بھی بہت برا اثر پڑنے والا تھا۔

"دیکھو ڈیوڈ! میں جانتا ہوں کہ تم میرا جواب جانتے ہو مگر میں پھر بھی تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میری طرف سے تمام امریکی بھاڑ میں جائیں مجھے انکی موت پر رتی برابر بھی دکھ نہیں ہو گا۔ ویسے بھی انہوں نے کون سا ہم پہ احسان کیا ہوا ہے جو کچھ یہ اسرائیل کے ساتھ کر رہے ہیں یہ لوگ مجبور ہیں ایسا کرنے کو کیونکہ ان کے تمام تھنک ٹینکس اور پالیسی میکرز ہم ہی تو ہیں۔ جو قوم خود اپنی پالیسی نہیں بنا سکتی ہے وہ روند دی جاتی ہے اور ان کا انجام بھی بالکل وہی ہو گا جو مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ ہمارا مقصد امریکی قوم کو بھی اپنا غلام بنا کر رکھنا ہے، کیونکہ اگر اس قوم کو شعور مل گیا اور کسی دن انہیں پورا سچ پتا چل گیا تو یہ لوگ اٹھ کھڑے ہونگے اور مجھے خطرہ ہے کہ

http://paksociety.com

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف

ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ

کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ

ایڈ فری لنکس

ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ کا ایک پیج پر

ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بُک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بُک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

ہماری گریٹ گیم متاثر نہ ہو جائے اس لئے انہیں نشے کا ڈوز دیتے رہنا ہے اور آہستہ آہستہ ان کے لئے حالات مشکل سے مشکل ترین کرتے رہنے ہیں تاکہ یہ خود ہی اپنی آزادی سے دستبردار ہو جائیں۔ پھر ہم کانگریس کے ذریعے ایسے قوانین پاس کروائیں گے کہ ان کی شخصی آزادی مکمل طور پر سلب ہو جائے گی۔۔۔۔"

"سر آپ نے ابھی مسلمانوں کے آپس میں فرقوں میں بٹے ہونے کی بات کی تو ہم اس چیز کا کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قتل عام پر کیسے مجبور کر سکتے ہیں؟" اس بار مایا نے اپنی مترنم آواز میں سوال کیا تو سب لوگ اس کی جانب کچھ دیر کے لئے متوجہ ہوئے اور پھر کرنل کی طرف دیکھنے لگے۔

"بہت اچھا سوال ہے، ان فرقوں کی ایک بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ کہ یہ لوگ اپنے آپ کو ہر فرقے سے زیادہ افضل سمجھتے ہیں اور دوسرے فرقے کو اپنے مذہب سے ہی خارج سمجھتے ہیں۔ یعنی عصبیت کا عنصر ان میں غالب ہے اور ان لوگوں میں عقل و دانش نام کی کوئی چیز نہیں بس نری جہالت اور جذباتیت ہے۔ یہ کوئی کام بھی سوچ سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ تو ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ انہیں زیادہ سے زیادہ ثواب ملے اور جہاد کے جذبے سے سرشار ان لوگوں کو اپنی صلاحیتیں منوانے کا پورا موقعہ ملے اور یہ اپنے رب کے پاس جلد از جلد پہنچ جائیں۔ اسی مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم ان میں خودکش حملے عام کر دیں گے۔ یہ اپنے ہی مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو اسلام سے خارج کر کے چوکوں، سڑکوں، چوراہوں، گلی، محلوں اور بازاروں میں سرعام قتل کریں گے اور ثواب کمائیں گے۔ ہمارے ایجنٹس ان کے مکمل ٹریننگ کے ساتھ بارود اور خودکش جیکٹس بھی مہیا کریں گے۔ سب سے زیادہ مزے کی بات یہ ہوگی کہ یہ لوگ کسی یہودی، عیسائی یا امریکی کو نہیں ماریں گے بلکہ اپنے ہی ہم مذہب لوگوں کا قتل عام کریں گے۔ یہ لوگ نہ ہی کسی جواء خانے کو ٹارگٹ کریں اور نہ ہی رقص و سرور اور شراب کی محافل کے اندر بم پھاڑیں گے بلکہ یہ اپنی ہی مساجد، امام بارگوہوں کی حرمت پامال کریں گے۔ یہ ٹوٹل انکا جہاد ہوگا، جب یہ اسی افراتفری کے عالم میں ہونگے تو ہم اس ماحول میں انہی لوگوں کے اندر سے کسی کو خلیفہ وقت بنا کر خلافت کا اعلان کرا دیں گے اور یہ بے چارے صرف اپنے ہی لوگوں کی گردنیں اڑاتے رہیں گے۔ جو ان میں سے خلیفہ وقت بنے گا وہ دراصل صیہونیوں کا ہی بھیجا ہوا ایجنٹ ہوگا اور اس کے بعد ہم ان کے ہاتھوں مسلمانوں کے علاوہ پوری دنیا کے لوگوں کا قتل عام کروائیں گے اور چونکے بہت سے مسلمان اس وقت اپنے آپ کو خلیفہ کا طابع سمجھیں گے تو وہ جو حکم دے گا یہ اس کو آخری حکم سمجھ کر مانیں گے۔ اس طرح ہم دنیا میں نیو ورلڈ آرڈر کا قیام عمل میں لائیں

http://paksociety.com

گے۔ جس میں ملکوں کے ملک ہضم ہو جائیں گے، ڈالر کی مارکیٹ گرا کر نئی کرنسی جاری کریں گے اور اسی سے ملتے جلتے کام ہم کریں گے تاکہ اپنا آخری گول پورا کر سکیں۔۔۔"

-"سر اس وقت اسرائیل کی سالمیت کو نہ صرف اس کے قریبی عرب ممالک سے خطرہ ہے بلکہ پوری اسلامی دنیا میں پاکستان وہ واحد ملک ہے جس کے پاس ایٹمی قوت ہے اس سے جب تک اسکی ایٹمی قوت سے محروم نہیں کیا جاتا تب تک ہماری گریٹ گیم کو خطرات لاحق رہیں گے۔" زی وی شبتائی نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات صحیح ہے، اس پاکستان نے سچ میں ہماری ناک میں دم کیا ہوا ہے۔ کب سے اس کو توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر اس کی سیکرٹ انٹیلی جنس ہے کہ ہر بار ہمارے راستے میں دیوار بن کے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس قدر پسماندہ ملک ہونے کے باوجود بھی اس نے ہمیں تگنی کا ناچ نچایا ہوا ہے۔ وہاں کے لوگوں کے پاس بنیادی ضروریات کی چیزیں مثلاً روٹی کپڑا، مکان بھی نہیں ہیں اس کے باوجود بھی وہ ہماری لئے اس قدر مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ 1998 سے قبل ہم نے ڈیوڈ کو پاکستان ایک خفیہ مشن کے سلسلے میں بھیجا تھا، جس میں اسے پاکستان کے سب سے بڑے سائنسدان کو قتل کرنا تھا اور ڈیوڈ کامیاب رہا۔ اسی کے پاس پاکستان کے سارے ایٹمی راز تھے لیکن پھر بھی نہ جانے کیسے ہو گیا کہ ان پاکستانیوں نے 98 میں ایٹمی دھماکے کر لئے جو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ کیونکہ سارے ایٹمی پلانٹس کا وہ واحد ہی کی پرسن تھا اسکے مرتے ہی سارا نظام لاک ہو جاتا، اس سائنسدان نے اپنے سارے کام میں کسی کو بھی اپنا رازدار نہیں بنایا تھا۔ جس کا ہم نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔۔۔ کیوں ڈیوڈ تم ذرا اس پر روشنی ڈالو۔۔۔" کرنل نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو میں ایک بار پھر حسب سابق گلا صفاف کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"ہاں جی کرنل صاحب آپ نے ٹھیک کہا۔ میں نے اس سائنسدان کو تو آف کر دیا تھا مگر پھر بھی وہ لوگ ایٹمی دھماکے کرنے میں کامیاب ہو گئے واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔۔۔" میں نے بظاہر حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا لیکن دل ہی دل میں انہیں الو بنانے پر بہت مسرت کا احساس ہوا۔ کیونکہ اصل کہانی تو میرے سینے میں دفن تھی، کرنل اور اسکے دیگر حواری اب تک اندھیرے میں تھے۔

"ہاں صحیح کہا یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ وہ لوگ اب بھی اپنے معاملات بڑے احسن طریقے سے چلا رہے ہیں۔ خیر اس کا توڑ بھی ہم نے نکال لیا ہے۔ اس وقت پاکستان کا حکمران ایک فوجی ہے جس کا نام جنرل عابد خان ہے اور ان فوجیوں کی ایک خوبی یہ ہوتی

http://paksociety.com

http://paksociety.com

ہے کہ یہ لوگ کچھ زیادہ ہی محب وطن ہوتے ہیں اور الٹا ہمیں ہی ڈبل کراس کرتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہمیں بار بار ان کے درمیان جمہوری لوگوں کو لانا پڑتا ہے تاکہ کسی حد تک معاملات کنٹرول میں رہیں۔ یہ فوجی بظاہر امریکہ کے ساتھی بنے رہتے ہیں مگر درپردہ یہ اپنے ملک اور اپنی فوج کو مستحکم کرتے رہتے ہیں۔ جس سے ہمیں یہی تاثر ملتا ہے کہ تمام معاملات درست سمت میں جارہے ہیں مگر جب یہ اقتدار سے جاتے ہیں تو ہمیں تب پتہ چلتا کہ یہ تم ہمیں ماموں بنا گئے تھے۔ اس چیز کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نے ایک پلان وضع کر لیا ہے۔ سب سے پہلے ہم پاکستان کے موجودہ صدر جنرل عابد خان کو خودکش حملوں کے ذریعے ٹارگٹ کریں گے، مجھے پوری امید ہے کہ کوئی نہ کوئی خودکش بمبار تو نشانے پر بیٹھے گا ہی اگر ایسا نہ ہوا تو دوسرے فیز میں ہم باقاعدہ ڈیوڈ کو میدان میں اتاریں گے، جس نے ہمیں کبھی مایوس نہیں کیا اور ہم سب اس کی صلاحیتوں کے گرویدہ ہیں۔ وہ جا کر پاکستان کے صدر کو قتل کر آئیگا اور اس مشن میں اسکی جان بھی جاتی ہے تو چلی جائے۔ لیکن اگر وہ بھی نہ کر سکا تو پھر ہم تیسرے فیز میں پاکستان میں اتنے خودکش دھماکے کروائیں گے کہ پاکستان کی عوام تنگ آکر اپنے ہی صدر کے خلاف عوامی بغاوت کے لئے کھڑی ہو جائے گی۔ اس کے لئے ہم میڈیا کا استعمال کریں گے تاکہ وہ لوگوں کے ذہنوں کی پوری طرح سے ذہن سازی کریں گے اور پھر ہم عام لوگوں کو کھڑا کر کے فوجی حکومت کا تختہ الٹ دیں گے۔ یہی کام ہم نے باقی اسلامی ممالک میں بھی کرنا ہے لیکن پاکستان میں تو ہمیں لازمی کرنا ہو گا ورنہ ہمارا سارا گیم فیل ہو جائے گا۔"

"سر جو امریکہ میں 9/11 ہو گا اس کو آپ پھر کیسے ڈیل کریں گے؟ اس کا الزام آپ کیسے مسلمان ممالک پر لگائیں گے اور ہم کس طرح سے مسلمانوں کو اس میں ٹریپ کریں گے۔ کیا اس حوالے سے بھی ہم نے کوئی پلاننگ کی ہوئی ہے؟"

"اس کا کام بھی ہو گیا ہے، تحریک الجہاد والے ان حملوں کی ذمہ داری قبول کریں گے اور پھر اسی دن سے مسلمانوں پر دہشت گردی کا ٹیگ لگ جائے گا جو کم سے کم اس صدی میں تو نہیں دھل سکتا۔ یہ لاکھ سر پیٹتے رہیں کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور ایک مسلمان ناحق کسی کا خون نہیں بہاتے مگر جو ہونا وہ ہو کر رہے گا۔ مانا کہ اسلام امن کا مذہب ہے مگر جب ہم کسی کی ذہن سازی کر دیتے ہیں تو پھر وہ چلتا پھرتا بم بن جاتا ہے۔ اسے پھر پھٹنا ہی ہے اور وہ پھٹے گا۔ تمام مسلمان ایک عرصہ تک مکمل طور پر کنفیوژ رہیں گے کہ آخر اصل میں جہاد ہوتا ہے کیا ہے؟ احمق لوگ یہ بھی نہیں جان پائیں گے کہ اصل جہاد، جہاد بلنفس ہوتا ہے۔ یعنی اصل جہاد تو اپنی ذات پر لاگو کیا جاتا ہے کہ بطور مسلمان مجھے ہر حرام چیز سے خود کو پاک کرنا ہے اور صرف اپنے رب کا بندہ بن

کر رہنا ہے۔ یہ اصل جہاد ہے جو اس پر عبور پا لیتا ہے وہ پھر آگے جا کر خالدؓ، طارق، ٹیپو بنتا ہے۔ اس طرح نہیں کہ بندوق اٹھائی، خود کش جیکٹ پہنی اور جہاں دل کیا وہاں جا کر پھٹ گئے۔ مگر اب ایسا ہی ہونے والا ہے، اگر ہمیں اسلام کی اتنی گہری باتوں کا پتہ ہے تو پھر ان کو تو پتہ ہونا چاہے مگر ان کے مذہبی پیشوائوں اور راہ نمائوں نے انہیں سوچنا اور سمجھنا نہیں سیکھایا صرف ثواب کیسے ملتا ہے وہ بتایا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کا فائدہ اٹھا کر ہم اسے ایکسپلائیٹ کریں گے اور ان کی جہالت اور جذباتیت کا فائدہ اٹھا کر انہیں انکے اپنے ہی لوگوں سے انکی کھوپڑیوں کے مینار بنوائیں گے۔ ابتک کے لئے بس اتنا ہی باقی پھر آئندہ شکریہ۔۔۔۔" یہ کہتے ہی کرنل اشر اپنی منحوس شکل کے ساتھ اپنی کرسی سے اٹھا اور میٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی کہانی مزید آگے بڑھانے سے قبل میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایک پاکستانی ہوں اور اسلام اور اپنے ملک سے محبت میری رگوں میں خون بن کر دوڑتی ہے۔ مگر انسان کو زندگی میں کچھ ایسے فیصلے کرنے پڑتے ہیں جو اس کی مجبوری بن جاتے ہیں۔ اگر میں وہ فیصلے نہ کرتا تو (نعوذباللہ) آج پاکستان کی سلامتی شدید خطرے میں ہوتی۔ صرف میں نہیں بلکہ مجھ جیسے بہت سے خاموش ساتھی دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور اپنے وطن کی حفاظت کے لئے دن رات نہ صرف محنت کر رہے ہیں بلکہ میری طرح اپنی جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کئی دوست اب ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر ساتھیو گواہ رہنا وطن کا پتا پتا ڈالی ڈالی بوٹا بوٹا انہیں سلام کرتی ہیں۔ انہیں ہم کبھی نہیں بھلا سکتے۔ ویسے تو ہر دور میں ہی وطن عزیز کی سلامتی کو خطرہ رہتا ہے مگر میں جس تناظر میں بات کر رہا ہوں وہ نائن الیون کے بعد کا دور ہے۔ جس میں پوری دنیا کی قوتیں ہاتھ دھو کر پاکستان کے پیچھے پڑ گئی تھیں، نائن الیون بہانہ تھا، افغانستان نشانہ اور پاکستان ٹھکانہ۔ میں پاکستانی سیکرٹ ایجنٹ ہوں اور اصل میں میرا تعلق پاکستان کی سیکرٹ انٹیلی جنس سے ہے۔ میرا نام وقار علی جان ہے اور میرے والد میجر اصغر علی جان ایک ریٹائرڈ پاکستانی فوجی افسر تھے۔ آپ کے ذہن میں یقیناً یہ بات ہوگی کہ سیکریٹ ایجنٹ تو خفیہ ہوتے ہیں اور اپنی شناخت دنیا بھر سے چھپائے رکھتے ہیں تاکہ وطن کے رازوں کو چھپایا جاسکے۔ تو پھر میں اپنی یہ آپ بیتی کیوں لکھ رہا ہوں؟ اس کی بہت سی وجوہات ہیں، سب پہلے تو میں چاہتا ہوں کہ تمام پاکستانیوں کو یہ یقین ہونا چاہے کہ جب تک اس دھرتی ماں کے بیٹے زندہ ہیں، پاکستان کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ آپ یقین کریں میں

http://paksociety.com

پاکستان کا کوئی حساس نوعیت کا راز لیک نہیں کروں گا کیونکہ یہی میرا اپنی دھرتی ماں کے ساتھ حلف ہے۔ میں اس کہانی کے اکثر کردار اور واقعات احتیاط سے بیان کروں گا تاکہ کسی کو بھی میری اس تحریر سے نقصان نہ ہو۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ پاکستانیوں کو اصل حقیقت معلوم ہو کہ دنیا میں اس وقت کیا ہو رہا ہے اور صیہونی طاقتیں کس طرح مسلمانوں اور پاکستان کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ نائن الیون کیسے ہوا اور پھر اس کے بعد ہونے والے واقعات۔ پردے میں چھپی ہوئی سازشوں کا میں چشم دید گواہ ہوں۔ ان تمام واقعات کے ماسٹر پلانز کی بلیو پرنٹس میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ سازش کس طرح عمل پذیر ہوتی ہے اور پھر کس طرح اس کے پراسرار سلسلے آپس میں ملتے ہیں۔ یہ میں جانتا ہوں اور انہی مشاہدات اور تجربات کو اب قلم بند کرنے بیٹھا ہوں۔

وطن اور اسلام سے محبت مجھے والد سے ملی۔ جو بہت بہادر افسر تھے 65 کی جنگ خود لڑے اور دشمن کو باقی فوجیوں اور پاکستانیوں کی مدد سے اللہ کے فضل سے دھول چٹادی تھی۔ میں بچپن سے ہی تعلیم میں بہت اچھا تھا، بدقسمتی سے میٹرک کے بعد والدہ کا انتقال ہو گیا مگر میں نے ہمت نہیں ہاری، محنت کرتا رہا، پھر میں نے سی ایس ایس کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا اور ایک مخصوص اور خفیہ پراسس کے بعد مجھے انٹیلی جنس میں نوکری ملی۔ میرے ساتھ اور دوسرے کئی ساتھی تھے جو سی ایس ایس کرنے کے بعد میرے ساتھ ہی پاکستان کے خفیہ ادارے میں آئے تھے۔ اسکے لئے مجھے بہت سے پاپڑ بیلنا پڑے، منتخب ہونے کے بعد میری چار سال تک نامعلوم مقام پر جان توڑ ٹریننگ ہوتی رہی۔ وہ ٹریننگ کس نوعیت کی تھی اس پرسے میں پردہ نہیں اٹھاؤں گا۔ بس اتنا سمجھ لیں کہ ہمیں عام فوجیوں سے دس گنا زیادہ ٹریننگ دی گئی تھی۔، جس کے بعد میں فولاد بن گیا تھا۔ ہمیں مرنے کا ڈھنگ سکھایا گیا تھا کہ وطن سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں ہے نہ ہی ہمارے افسر۔ اگر ہمارے افسر ہمیں پاکستان کے خلاف کوئی کام دیتے ہیں تو وہ ہم نہیں کریں گے بلکہ ہم وطن عزیز کے سامنے اور انکے خلاف ڈھال بن جائیں گے۔ ہمارے ذہنوں میں یہ بات گھول کر پلادی گئی تھی کہ ہم مرتو سکتے ہیں مگر وطن کے اوپر سودے بازی ہرگز نہیں کریں گے۔ اور اگر پاکستان کو خطرہ ہو اور ہم دشمن کی قید میں ہوں تو ہم ہر قسم کے تشدد سے گزر جائیں گے۔ یہاں تک کہ جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ ٹریننگ کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ ہمیں بار بار ایک فقرہ دہرانے کو کہا جاتا تھا اور وہ یہ تھا کہ:

" "I am the silent solider of my motherland and I am born to Die"

http://paksociety.com

1997 میں مجھے ایک خاص مشن کے لئے تیار کیا گیا۔ جو ایک لمبا عرصہ چلتا رہا اور اس دوران میری آنکھوں کے سامنے وہ راز کھلے جو اس قبل میں نہیں جانتا تھا۔ ایک مشن کے تحت مجھے امریکہ بھیجا گیا اور اس خفیہ مشن کے لئے مجھے مسلمان سے یہودی ہونا پڑا۔ میری شناخت تبدیل ہوئی اور نئی شناخت کے مطابق میرا نام ڈیوڈ بن ایرون تھا۔ اس شناخت کے حصول کے لئے میری کئی ماہ تک الگ سے خصوصی ٹریننگ ہوتی رہی۔ مجھے یہودی مذہب کے بارے میں پوری معلومات دی گئیں اور پھر میں مسلمان سے یہودی ہو گیا۔ دل سے نہیں بلکہ ظاہری طور پر۔ ڈیوڈ بن ایرون امریکہ کی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی بلیک ڈائمنڈ کا خصوصی تربیت یافتہ ایجنٹ تھا۔ جو ایک خاص مشن پر پاکستان آیا تھا اور اسکا مقصد پاکستان کے سب سے بڑے ایٹمی سائنس دان کو قتل کرنا تھا۔ بلیک ڈائمنڈ کی کئی سالوں سے ہمارے ایجنٹس ریکی کر رہے تھے اسی لئے ہمیں انکی چیدہ چیدہ باتیں معلوم تھیں۔ اگر وہ سائنسدان مارے جاتے تو پھر پاکستان شاید اپنے ایٹمی اثاثے نہ بچا پاتا۔ میرے بہت سے قارئین کو شاید یہ پتہ نہ ہو کہ پاکستان تو کب کا ایٹمی قوت بن چکا تھا، مگر ابھی تجربے کرنا باقی تھے۔ امریکہ کو اس کی بھنک پڑ گئی تھی اور اسے پاکستان کی یہ بات ایک آنکھ نہیں بھائی تھی اس نے نہ صرف سفارتی سطح پر بلکہ سیاسی سطح پر بھی پاکستان کی جمہوری حکومتوں کو وارننگز دی تھیں کہ اگر پاکستان باز نہ آیا تو وہ پاکستان کو کھنڈر بنا دیں گے۔ مگر پاکستان ڈٹا رہا تو مجبوراً انہوں نے امریکہ کی سیکرٹ ایجنسی بلیک ڈائمنڈ کو یہ ٹاسک دیا کہ پاکستان کے سب سے بڑے سائنس ڈاکٹر شاہد عباس کو خفیہ طور پر قتل کر دیا جائے۔ بلیک ڈائمنڈ تنظیم کا یہودی سربراہ پہلے ہی مسلمانوں اور پاکستان سے شدید نفرت اور بغض رکھتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اسرائیلی اور کٹر صیہونی تھا، وہ مسلمانوں کا وجود پوری دنیا سے مٹا دینے کا حامی کا اور درحقیقت وہی جہنم کے سوداگروں کا ایک آلہ ءکار تھا۔

اپنے قارئین کو میں یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ ہر صیہونی یہودی نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر یہودی صیہونی ہوتا ہے۔ آسان الفاظ میں صیہونیت کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں تاکہ آپ کو کہانی کے دوران کسی قسم کی دقت محسوس نہ ہو۔" صیہونیت کو انگریزی زبان میں ezionism کہتے ہیں۔ یہ ایک تحریک کا نام ہے، جو یہودیوں کے حقوق کے لئے 1897 میں Theodor Herzl نے شروع کی جس کا مقصد یہودیوں کی فلسطین کی زمین پر آبادی کاری تھا۔ اس کے نزدیک کوئی تین ہزار سال قبل جو قوم سب سے پہلے اس سرزمین پر موجود تھی وہ یہودی ہی تھے۔ اس کے بعد دیگر مذاہب کے لوگ جس میں عیسائی اور مسلمان شامل ہیں آ کر بسے۔ اسی لئے یہودیوں کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ اپنی زمین پر جا کر بسیں۔ اس سے قبل یہودی پوری دنیا میں دربدر پھرتے رہے مگر انہیں دنیا

http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

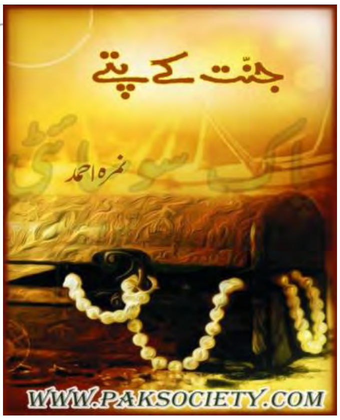

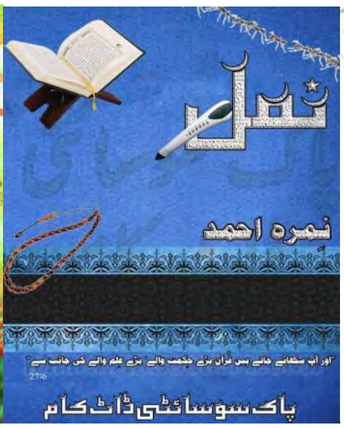

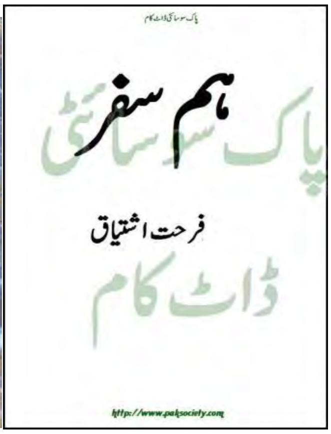

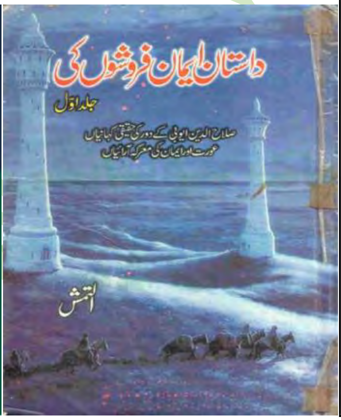

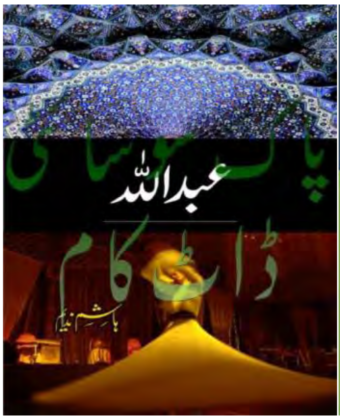

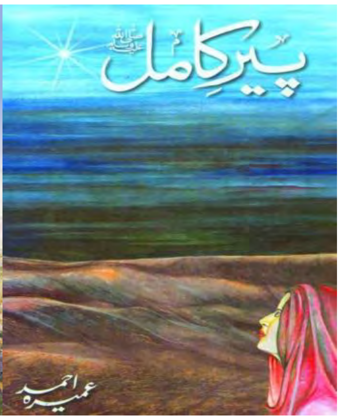

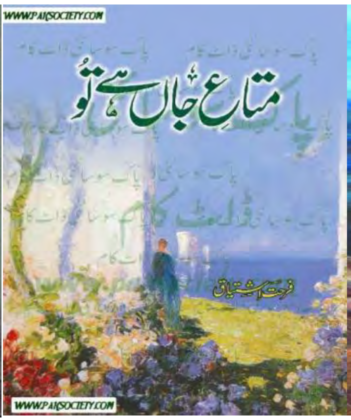

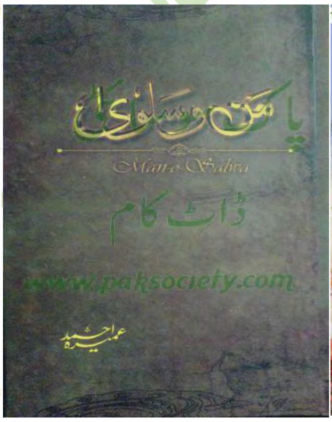

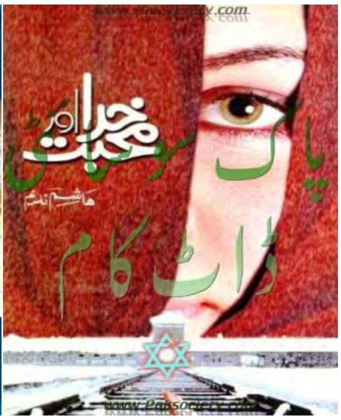

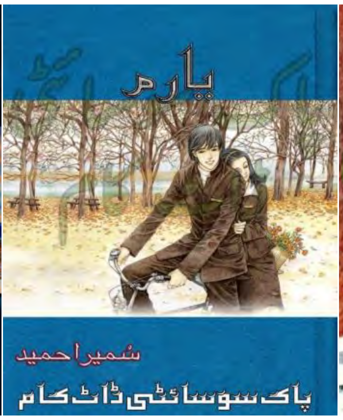

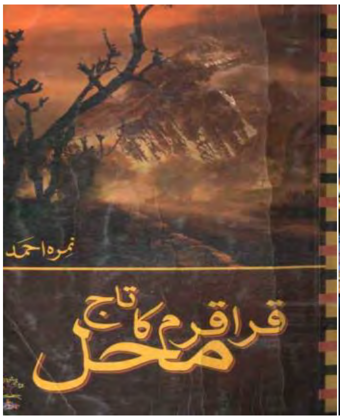

کے کسی خطے میں پناہ نہیں ملتی تھی۔ دنیا بھر کے لوگ انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے حتیٰ کہ انہیں بنیادی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا تھا۔

اس تحریک کی انتہا اس وقت ہوئی جب پہلی جنگ عظیم کے بعد اور دوسری جنگ عظیم کے دوران (1933 سے 1945 تک) جرمنی کے ایڈلف ہٹلر نے تقریباً چھ ملین یہودیوں کا قتل عام کیا۔ جس میں بعض واقعات تو انتہائی کرب ناک اور تکلیف دہ تھے، ہٹلر نے اپنی نازی فوجیوں کے ذریعے باقاعدہ گیس چیمبرز میں زہریلی گیس چھوڑ کر یہودیوں کی نسل کشی کی۔ ان واقعات کو پوری دنیا کے لوگ The Holocaust کے نام سے جانتے ہیں۔ ان واقعات میں یہودیوں کے مارے جانے کی تعداد میں ذرا برابر بھی شک کرنا یا اس کے اوپر ریسرچ کرنا پوری دنیا میں بین ہے جو ایسا کرتا ہے اسے سخت قوانین کے تحت جیل جانا پڑتا ہے۔ زائنزم کی اس تحریک میں بہت سے لیڈرز نے یہودیوں کی قیادت کی اور انہیں سنہری خواب دیکھائے۔ اس میں سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ زائنزم کی تحریک کے تمام لیڈرز لادین تھے اور ان کا یہودی مذہب سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ خدا کو نہیں مانتے تھے حالانکہ ہر یہودی خدا کو مانتا ہے۔ عام یہودی انکے جذباتی نعروں میں آ گئے جو پہلے سے ہی بے گھر تھے دنیا بھر سے ہجرت کر کے اسرائیل پہنچ گئے۔ ان لادین لیڈرز کا زیادہ جھکاؤ شیطان کے پجاریوں کی طرف تھا۔ بلکہ یہ کہیں کہ جہنم کے سوداگروں نے زائنزم کی تحریک کو ہائی جیک کر لیا تھا تو یہ بے جا نہ ہو گا اور آج دنیا بھر میں یہودی صیہونیوں کے اس خونی کھیل کی وجہ سے بدنام ہو رہے ہیں۔ اسرائیل اور امریکہ سمیت دنیا کے اکثر ممالک کے سربراہان جہنم کے سوداگروں کے غلام ہیں، بلکہ انہیں کٹھ پتلی کہیں تو بے جا نہ ہو گا۔ آج ہم دنیا میں جو تباہی دیکھ رہے ہیں ان سب کے پیچھے شیطان کے پجاری ہیں۔ اسی لئے ہر صیہونی یہودی نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر یہودی صیہونی ہوتا ہے۔ میری یہ وضاحت کرنا بہت ضروری تھا، تاکہ آپ سب قارئین کو میں جو آگے پیش آنے والے واقعات بیان کروں گا اس کا بیک گراؤنڈ واضح طور پر پتہ ہو۔ اسکی میں مزید وضاحت ساتھ ساتھ کرتا جاؤں گا تاکہ آپ کو سمجھنے میں دشواری نہ ہو اور تاکہ آپ سب کو واضح ہو سکے کہ درحقیقت جہنم کے سوداگر آخر ہیں کون؟

اسلام آج دنیا بھر میں جس طرح مذاق بنا ہوا ہے اور جس طرح جہاد کو وجہ بنا کر اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا جا رہا ہے۔ وہ بطور مسلمان مجھے بہت تکلیف دیتا ہے، میرا بس نہیں چلتا کہ میں کیا ایسا کروں کہ سب کچھ چھڑی گھماتے ہی ٹھیک ہو جائے۔ مگر ایسا خواب میں تو ہو سکتا ہے مگر حقیقت میں نہیں۔ کیونکہ بہت سے معاملات انسان کے بس سے باہر ہوتے ہیں اور انسان ان سب میں باقیوں کا محتاج ہوتا ہے۔ پھر بھی میں نے جو کیا وہ کم نہیں تھا۔ اسی لئے مجھے کچھ ایسے فیصلے کرنا پڑے جو شاید کوئی اور نہ کر سکتا۔ میں پاکستان اور اسلام کا ایجنٹ ہوں اور مرتے دم تک رہوں گا، میں گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے میں وہ چیزیں دیکھ چکا ہوں جسے

http://paksociety.com

دیکھ کہ دل خون کے آنسو روتا ہے۔ نام نہاد یہودیوں کی بہت سی تنظیموں نے مل کر اس دنیا کو جہنم بنانے کا مکمل منصوبہ بنایا ہوا ہے اور اس سب کچھ کا میں عینی شاہد ہوں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کو لٹتے ہوئے دیکھا اور اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آج ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے ہم خود اس کے ذمہ دار ہیں۔ مانا کہ اس میں یہودیوں کی سازشیں بھی شامل رہی ہوں گی اور حقیقتاً ہیں بھی مگر ہم نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی قبریں کھودی ہیں۔ ہم خود اپنے قاتلوں کو اپنے سروں پر بٹھا کر اقتدار کے ایوانوں میں لاتے ہیں اور جب وہ دنوں ہاتھوں سے ہماری بوٹیاں نوچتے ہیں اور ہماری رگوں سے ہمارا خون چوستے ہیں تو ہم چیخنا اور چلانا شروع کر دیتے ہیں کہ ہمارے خلاف سازش ہوگئی۔ ہم لٹ گئے، ہم برباد ہوگئے، مگر کیا کبھی ہم نے اپنے گریبانوں میں بھی جھانک کر دیکھا؟ کبھی ہم نے خود سے بھی چبھتے ہوئے سوالات کئے؟ کیا کبھی ہم نے بطور مسلمان اپنی کوتاہیوں پر نظر دوڑائی کہ ہم آج زوال کا شکار کیوں ہوئے اگر ایسا نہیں سوچا تو پھر اس کی وجہ کیا تھی؟ آخر ہم کب تک ماضی میں جیتے رہیں گے؟ ہم کب اپنے ماضی سے نکلیں گے؟ آخر آج وہ عظیم سائنس دان ہماری صفوں میں کیوں نہیں پیدا ہو رہے جن کی وجہ سے ہم نے سائنس کو ایک پہچان دی اور سائنس کی آج ہر ترقی کے پیچھے ہم نے اس کی بنیادیں رکھی تھیں۔ مگر اب وہ سب کہاں گیا؟ یہ حقیقت ہے کہ آج دنیا کے اسی فیصد سے زیادہ سائنس دان اسرائیلی ہیں اور اگر وہ ترقی کر رہے ہیں اور ہمارے خلاف سازش کر رہے ہیں تو ہمیں شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہی قانون کے قدرت ہے جو قوم اپنی راہ متعین کر لیتی ہے اور پھر دنیا جہاں کو تسخیر کرنے کا ایک بار ارادہ کر لیتی ہے تو خدا بھی پھر ان پر نعمتوں کو عام کر دیتا ہے۔ مگر ان نعمتیں کو آج ہمارے پاس ہونا چاہیے تھا جو بدقسمتی سے کسی اور کے پاس ہیں۔

یہ کہانی ہے ان ایمان فروشوں کی جنہوں نے چند ٹکوں کی خاطر اسلام اور اپنے وطن کو بیچا اور بیچا تو کیا سستا بیچا انہوں نے۔ میری اس کہانی میں آپ کو وہ کردار بھی ملیں گے جنہوں نے اپنے اصولوں پر کبھی سودے بازی نہیں کی اور دوسری طرف ایسے بھی ملیں گے جنہوں نے

اپنا ایمان اور ضمیر سب کچھ شیطان کو بیچ دیا۔ میری اس سوانح عمری میں آپ کو صیہونیوں کا وہ مکروہ چہرہ نظر آئے گا کہ آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ داستان ہے شیطان کے پجاریوں کی جنہوں نے مسلمانوں سمیت، یہودیوں، عیسائیوں اور دنیا جہاں کے امن پسند مذاہب کے بڑے راہنمائوں کو نہ صرف خرید ابلکہ انہیں اپنے ساتھ شیطان کا پجاری بھی بنادیا۔ جب ان تمام

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

شیطانوں کا ملاپ ہوا تو وہ سب کے سب جہنم کے سوداگر بن گئے۔ ان کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی، پیسہ پیسہ اور صرف پیسہ ہی انکا اصل ذریعہ معاش بنا۔ جب آپ شیطان کے پجاری بن جائیں تو پھر شیطان آپ سے وہ کام لیتا جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان جہنم کے سوداگروں نے دنیا جہاں کے سائنسدانوں کو اپنے ساتھ ملایا، میڈیا کو اپنا غلا بنایا اور دنیا بھر میں اپنی پسند کے حکمران مسلط کئے تاکہ اپنے خفیہ ایجنڈے کو وہ آگے بڑھا سکیں۔ ان کا اصل مقصد دنیا میں ایک گلوبل حکومت قائم کرنا ہے، ایک کرنسی، ایک آرمی اور دنیا کی اکثر آبادی کو صفہ ہستی سے مٹانا ہے۔ جب ایسے ناسور آپکے مقابلے میں ہوں تو پھر آپ کا گزارہ بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

1997 میں امریکی ایجنٹ ڈیوڈ بن ایرول نے پاکستان آنا تھا، اسے ڈاکٹر شاہد عباس کو قتل کرنے کا مشن دیا گیا تھا۔ بلیک ڈائمنڈ ایجنسی نے اسکی پلاننگ ایک سال قبل ہی کر دی تھی۔ مگر اب وہ اس پر عملدرآمد کر رہے تھے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں میٹنگ روم سے باہر نکلا تو پیچھے سے مایا کی آواز آئی وہ مجھے پکار رہی تھی اور اسے دیکھ کر میں نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر لیا۔ یہ مصیبت اب گلے پڑنے والی تھی اور میں ہر بار اس سے بڑی خوبصورتی سے ٹال جاتا تھا۔ یہ عمل گزشتہ چار سالوں سے چل تھا وہ بھی ڈھیٹ تھی اور میں بھی اپنے اصولوں کا پکا اسے وہ چیز نہیں مل سکتی تھی جسکا وہ مجھ سے مطالبہ کر رہی تھی۔

"ہیلو ڈیوڈ آج تو بہت دلکش لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔" اس نے اپنی مترنم آواز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر میرے سامنے مصافے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ میں نے بے رخی سے مصافہ کیا اور پھر جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکالنے لگا۔

"میں تو ہمیشہ ہی لگتا ہوں صرف آج کی بات تو نہیں۔۔۔۔۔" میں نے اسی طرح روکھے انداز میں کہا اور پھر ایک سگریٹ اس کی طرف بڑھا کر دوسرا اپنے ہونٹوں میں دبا لیا۔

"ہاں یہ بات تو ہے، تم بہت حسین ہو دور سے ہی لوگوں کو اپنے طلسم میں قید کر لیتے ہو اس میں تو کوئی شک نہیں۔ لیکن جب سے تم پاکستان سے اپنا مشن مکمل کر کے لوٹے ہو بالکل بدل سے گئے ہو۔ تمارے مزاج میں بہت سارو کھا پن آ گیا ہے۔ نہ اب شراب پیتے

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایت اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

ہو اور نہ ہی میرے ساتھ وقت گزارتے ہو۔ کیا میرے اندر وہ کشش نہیں رہی جسکا تم ایک عرصے تک گرویدہ رہے ہو۔۔۔۔"

اس نے بھی سگریٹ اپنے ہونٹے سے لگاتے ہی میرے پاس اپنا منہ کر لیا میں جلدی سے اپنا سگریٹ سلگا کر اسکے سگریٹ کو آگ لگائی اور پھر فوراً لائٹر اپنی جیب میں رکھتے ہی اس سے دور ہو گیا۔ میں نے اسے کبھی بھی اس نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا جسکا وہ مجھ سے مطالبہ کرتی تھی۔ ویسے بھی یہ میری اصل شخصیت کے خلاف تھا، وہ مجھے ایک چڑیل جیسی لگتی تھی۔ اسی لئے میں نظریں چرا کر سائیڈ پر ہو جاتا تھا۔ جاسوسوں اور سیکرٹ سروسز کی دنیا میں ایک اصطلاح "ہنی ٹریپ۔" کی استعمال ہوتی ہے۔ جس میں عورتوں کو باقاعدہ ٹریننگ دے کر مرد ایجنٹوں کے پیچھے لگایا جاتا ہے تا کہ وہ بھٹک کر اپنے ملک کے سارے راز اگل دے۔ مگر میری شخصیت عام مردوں سے قدرے مختلف ہے۔ میری محبت اور پیار صرف اسلام اور پاکستان ہے اسکے علاوہ میں نے زندگی میں کسی سے محبت کرنا سیکھا ہی نہیں۔ مایا بلاشبہ بہت حسین تھی مگر اس کی بد قسمتی اور میری خوش قسمتی کہ میرے پیار کی نوعیت ہی الگ تھی۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اسے کرنل نے خاص طور پر میرے پیچھے لگایا ہو، تا کہ وہ میرے راز کرنل کو لیک کرتی پھرے، لیکن میرے سامنے وہ صرف ایک عورت تھی اور بس اس سے زیادہ۔ غرور نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی زندگی میں بڑا بول بولنا چاہیے ورنہ وہ پلٹ کر خود پر آجاتا ہے۔ مجھے زندگی میں کبھی عورت ٹریپ نہیں کر سکتی اور نہ ہی آج تک کسی نے کامیابی حاصل کی ہے۔ خیر میں نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا:

"مجھے شراب پینے سے ڈاکٹروں نے روک دیا اس لئے میں نے پینا چھوڑ دی۔ ویسے تم نے صحیح کہا۔۔۔ اب تم بڑھی ہو گئی ہو، جھریاں آگئی ہیں تمہارے چہرے پر اور تم جانتی ہو مجھے میرے مزاج کے خلاف تم کہیں بھی نہیں لے جا سکتی۔ اس وقت میرے کام کا وقت ہے اور میں کام کے وقت فضول گفتگو سننا گوارہ نہیں کرتا۔۔۔" وہ میری بات سنتے ہی آگ بگولہ ہو گئی پھر وہ بپھرے ہوئے لہجے میں کہنے لگی۔

"اچھا تو اب میں بڑھی ہو گئی ہوں، حد ہے ویسے۔ تمہیں تو اب عورتوں سے بات کرنے کی تمیز بھی نہیں رہی۔ میں اتنے پیار سے تمہاری تعریف کی اور مجھے جواب کیا ملا؟ آئے بڑے خود ہو گے بڈھے کھوسٹ۔ میری بلا سے جاؤ جہنم میں اب تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔" وہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے غصے میں چلی گئی۔ میں نے دل میں کہا "شکر ہے، اللہ تمہیں اپنی بات پر قائم رہنے

http://paksociety.com

کی توفیق دے۔ آمین" پھر میں لاپرواہی سے مسکراتا ہوا آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے مجھے کسی نے آکر میرے کندھے پر ہاتھ رکھا تو میں نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو بے اختیار میرا منہ کھل گیا۔ سامنے کرنل کھڑا مجھے تیز نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے)

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام